﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (سورة البقرہ:255)

الِاسمُ الِاشارة

The Demonstrative Pronouns

اسماء اشارہ ایسے معین الفاظ ہیں جن کو کسی چیز کیطرف اشارہ کرنے کیلئے بنایا گیا ہے۔اور یہ "اشارہ حسّی" بھی ہو سکتا ہے اور "اشارہ معنوی" بھی ہو سکتا ہے۔

إشارة حِسّية:-**یعنی وہ چیز جس کیطرف اشارہ کیا جارہا ہے اس کا حسی طور پر وجود ہو سکتا ہے۔**

" هٰذا كِتابٌ " **کتاب ایک نظر آنے والی محسوس ہونے والی چیز ہے یعنی ہم حسی طور پر اشارہ کر رہے ہیں**

﴿هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ﴾ (سورہ الاعراف:73) **"یہ اللہ کی اونٹنی ہے"۔**

إشارة مَعْنوِية:- **کبھی اشارہ معنوی سے کسی چیز کیطرف بھی کیا جارہا ہوتا ہے جسکو محسوس نہیں کیا جاسکتا مثلاً**

﴿وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ﴾ (سورہ هود:77) **"اور کہنے لگے۔یہ تو مصیبت کا دن ہے"۔**

" هٰذِهٖ فِكْرَةٌ رَائعَةٌ " **(یہ بہت اچھی سوچ ہے) ان مثالوں میں معنوی اشارہ ہے۔**

أسماءِإشارہ (demonstrative pronouns) are the words used for pointing at something. They can point at something perceptual (حِسّية) or non- perceptual (معنوِية).

The thing pointed at can be perceived. In this example(كِتابٌ)'Book' is something visible.

Sometimes a non-perceptual thing is being pointed at. Here (فكْرَةٌ)'Thinking' is not perceptible

اسم اشارہ کی اقسام عدد اور جنس کے اعتبار سے مفرد، تثنیہ، جمع۔مذکر اور مونث ہیں۔

حرف التَنْبِة

ا:۔اکثر اسماء الاشارۃ سے پہلے "حرف التَنْبِة**" (هَا) لگا یا ہوتا ہے۔"**حرف التَنْبِة**" کا معنی ہے متنبہ کرنے والا۔یہ (هَا) توجہ دلانے کیلئے ہوتا ہے۔**

2:۔کبھی "حرف التَنْبِة**" اور** اسم اشارة **کے درمیان فاصلہ کرنے کیلئے ضمیر لائی جاتی ہے۔جو "**مشار الية **"ہوتی ہے یعنی جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہوتا ہے۔مثلاً**

﴿ هَا اَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ﴾ (آل عمران 119)

"سنو! تم ایسے لوگ ہو جو ان یہود سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے"۔

هَا + اَنْتُم + اُولَاءِ

هَا اُولَاءِ اَنْتُم

هَا : حرف التَنْبِة اُولَاءِ : اسم اشارہ اَنْتُم : ضمير منفصل

﴿ هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْھُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ (سورۃالنساء109)

"دیکھو! تم لوگ دنیا کی زندگی میں تو ان کی حمایت میں جھگڑ رہے ہو"۔

ایسے ہی " ھا" کو شروع میں لا کر پھر ضمیر کے بعد دوبارہ بھی لایا جا سکتا ہے

ھَا + اَنْتُم +ھا+ اُولَاءِ

﴿ھَاأَنتُم ھٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُم فِیمَا لَکُم بِہِ عِلْمٌ﴾ (سورة ال عمران 66)

تم وہ لوگ ہو جو ان باتوں میں جھگڑا کر چکے ہو جن کا تمھیں کچھ علم تھا"۔

ھَذا ھٰذِہِ ھٰؤُلَاءِ " ھَا: حرف تنبیہ اصل میں یہ "ھا" (ھ+ ا) الف کیساتھ ہے لیکن جب یہ اسم اشارہ سے پہلے آتی ہے تو عربی رسم الخط میں یہ الف کے ساتھ نہیں لکھا جاتا مگر پڑھتے وقت ہم الف کیساتھ پڑھتے ہیں۔ "

لیکن جب "ھا" کے بعد "ت" آرہی ہو تو اسے الف کیساتھ لکھا جاتا ہے مثلاً " ھاتانِ"

<u>Kinds of Demonstrative Pronouns:</u>

According to number: Singular, Dual, Plural

According to gender: Masculine, Feminine

i_حرف تنبیہ ’ھا‘ is often inserted before أسماءالاشارہ for emphasis or to draw attention.

ii_ Sometimes in order to distance between حرف تنبیہ and اِسم إشارہ, a word is inserted between them which is مُشارٌإليه, the person or thing pointed at.

Likewise, ‘ھا’in the beginning is repeated after the pronoun.

When ‘ھا’comes before اِسم إشارہ, in Arabic lexigraphy, it is not written with الف though pronounced with الف . But if ت follows ‘ھا’ then it is written with الف

<u>کلمة ذَا گرائمر</u>

کاف الخِطَاب : ذَالِکَ ھٰنَاکَ

ذا : اِسمُ الإشَارَة

کَ : کاف الخطاب

یہ کاف خطاب کیلئے ہوتا ہے سامنے والے کے اعتبار سے جس کو خطاب کیا جا رہا ہو مذکر کیلئے " کَ " اور مونث کیلئے " کِ " آئے گا۔اسی طرح مخاطب کے عدد اور جنس کے اعتبار سے یہ بدلتا ہے اور اسم اشارہ مشارٌ الیہ کے اعتبار سے بدلتا ہے۔

ذٰلکَ ذٰلکِ ذٰلکما ،ذٰلکم ذٰلکنّ **وغیرہ**

<u>اسم اشارہ کے استعمالات:</u>

اصل قاعدہ ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ کے مطابق ہو گا۔

اسم اشارہ: وہ کلمہ جس سے اشارہ کیا جائے۔

مشارٌ الية: **مشارٌالیہ وہ چیز ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے(حسی یا معنوی)**

اسم اشارہ عدد اور جنس میں مشارٌالیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

This ك is for addressing. In number and gender it changes according to the person addressed. For masculine it is كَ and for feminine is كِ. Similarly it changes in number, like ذالِكُما,ذالِكُم.

Uses of demonstrative pronouns:

أسماءِإشارہ (demonstrative pronoun) is the word used for pointing at something.

مُشارٌإليه is the person or thing pointed at (can be perceptible or non-perceptible).

The basic rule is that إِسم إشارہ is according to مُشارٌإليه in number as well as gender.

أسماءِإشارہ are of two types: i.لِلقرِيب: It is used for pointing at something near.

ii.لَلبِعيد: It is used for pointing at something far.

استثناء: کبھی کبھی کچھ مقاصد کیلئے کسی حکمت کی خاطر یا کوئی خاص معنی لینا مقصود ہوتا ہے جو بلاغت اور لغت کے اعتبار سے معنی ہوتے ہیں تو پھر اسم اشارہ مشارٌالیہ کے مطابق نہیں آتا۔ قرآن میں قریب کا اشارہ کبھی بعید کیلئے اور کبھی بعید کا اشارہ قریب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ﴾ (سورہ البقرہ:68)

"وہ گائے ایسی ہونی چاہیے جو نہ تو بوڑھی ہو اور نہ بچھیا، بلکہ درمیانی عمر کی جوان ہو۔ لہذا تمہیں جو حکم دیا جارہا ہے اس پر عمل کرو۔"

﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ﴾ **(سورۃ الانعام 83)"**

یہی وہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے خلاف دی تھی"۔

ان مثالوں پر غور کریں یہاں بات قریب کی ہے لیکن اشارہ بعید کا استعمال ہوا ہے۔ اشارہ قریب کی جگہ اشارہ بعید استعمال ہونے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کی جس چیز کیطرف اشارہ ہے یعنی مشارٌالیہ کا ذکر گزر چکا ہے

سورۃ الانعام میں اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کا ذکر فرمایا اور پھر حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے کس طرح چاند کی مثال دیکر قوم کو سمجھایا اور پھر اگلی آیات میں ساری بحث کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" تِلْکَ حُجَّتُنا " **۔یہ ہی حجت ہے دلیل ہے(ہماری توحید کی)**

تو یہاں پر "یہ دلیل ہے سے مراد وہ پورا واقعہ ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے اس لئے یہاں اشارہ بعید استعمال ہوا ہے۔

سورۃ البقرۃ کی آیت 68 **میں ہے** "ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ" **میں** "ذٰلِکَ" **سے اس گائے کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اشارہ بعید اس لئے استعمال ہوا ہے کہ وہ ذکر میں متقدّم ہے۔**

Exceptions: Sometimes for some specific reason, such as a rhetorical purpose, إِسم إشارہ, the demonstrative pronoun, does not correspond to مُشارٌإليه, the thing pointed at, distance wise. In the Holy Quran there are examples of إِسم إشارہ لِلقرِيب being used for a distant thing and إِسم إشارہ لِلبِعيد for pointing at something near. e.g. Surah AlBaqrah: 2: ذَالِكَ الْكِتابُ for 'this book' whereas Surah AlAna'm: 92:هٰذا كِتابٌ for the same .

Ponder upon these examples. Surah AlBaqra: 68: Here اِسم اِشارہ لِلبعِید is used for something near as the thing pointed at has already been mentioned before. The ayah talks about slaughtering the cow which has already been mentioned.

Surah AlAna'm:83: Before this ayah Allah SWT has mentioned about many prophets and then mentioned how Ibraheem(AS) explained to his people through different examples, such as of the sun and the moon. Then the ayah follows. So by Hujjat is meant the previous argument. That's why here comes the اِسم اِشارہ لِلبعِید.

خلاصہ :اسم اشارہ قریب کی جگہ بعید استعمال ہونے کی دو وجوہات ہیں۔

1: تعظیم کیلئے

2: مشارٌ الیہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

عقیدے کی تنبیہ: اللہ کے کلام میں اشارہ قریب یا بعید جو ہم کہتے ہیں وہ مخلوق کے اعتبار سے ہے مثلاً فلاں چیز اللہ کے قریب ہے یا بعید ہے۔ اللہ کیلئے تمام چیزیں برابر ہیں بعید کیلئے قریب کا اشارہ بھی آجاتا ہے اور مذکر کیلئے مونث کا اشارہ بھی آجاتا ہے۔ مثلاً

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ **(البقرۃ:2)"**

یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، اس میں ان ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔

"ذٰلِکَ الْکِتابُ " **(یہ کتاب) یہاں مفہوم قریب کا ہے لیکن بلاغت کے مقاصد کیلئے اشارہ بعید کا استعمال ہوا ہے**

﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ (الانعام :92)

"اور یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے بڑی خیر و برکت والی ہے۔ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے"۔

میں اسم اشارہ " ھٰذا" قرآن کی کتاب کیلئے استعمال ہوا ہے۔

ھٰذا الْکِتابُ : **جہاں قرآن میں قرآن مجید کیلئے اسم اشارہ للقریب استعمال ہوا ہے وہاں بلاغت کے اعتبار سے مطلب ہے کہ یہ قرآن قریب ہے تمہارے پاس ہے حاضر ہے تم اسے سُن سکتے ہو اپنی زبانوں سے پڑھ سکتے ہو اپنے دلوں میں محفوظ کر سکتے ہو۔ اس اعتبار سے اسے حاصل کرنا قریب ہے۔**

ذٰلِکَ الْکِتابُ: **اسم اشارہ للبعید جہاں استعمال ہوا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کا مرتبہ کہیں بلند ہے وہ مخلوق کے کلام سے مشابہہ نہیں ہے۔ کفار جو کہتے تھے کہ انسان کا کلام ہے تو اصل میں یہ انسانی کلام سے کہیں بلند ہے اور اسی عظمت کو بیان کرنے کیلئے" ذٰلِکَ" کا اشارہ لایا گیا ہے۔ یعنی تعظیم کیلئے ہے۔**

مثالیں:

لِتعظیم : ﴿ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ (السّجدہ :6)

"یہ (ہے اللہ جو) ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کا جاننے والا ہے وہ سب پر غالب اور رحم کرنے والا ہے"۔

اللہ کے اپنے لئے تعظیم کیلئے" ذٰلِکَ " استعمال کیا گیا ہے۔

لِتقدم ذِکْرِہٖ: جس چیز کا ذکر گزر چکا ہو اس کیطرف اشارہ بعید کے ساتھ کیا جارہا ہوتا ہے۔ چیز اگر قریب ہے لیکن ذکر اس کا بعید کیساتھ کیا جاتا ہے۔
اللہ کے لیے محسوس کرنے کے اعتبار سے کوئی چیز قریب ہے یا بعید اس لحاظ سے ہم نہیں دیکھیں گے یعنی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قریب اور بعید کیلئے جو اشارات دیئے ہیں وہ مخلوق کے اعتبار سے ہیں نہ کہ خالق کے اپنے لحاظ سے ہیں۔

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾ (الاسراء : 9) ''

یہ قرآن تو وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے"

اس آیت کے اسلوب بیان سے قرآن مجید کی عظمت مقصود ہے۔ اس لئے اشارہ قریب کا بولا گیا کہ قرآن مجید سب سے زیادہ قریب چیز ہے جس سے انسان ہدایت لے سکتا ہے۔
تو اشارہ قریب یا بعید دونوں عظمت کیلئے بولے جاسکتے ہیں لیکن وہ اسلوب کے اعتبار سے ہوتا کہ کہاں قریب صحیح ہے اور کہاں بعید صحیح ہے۔
عربی زبان میں اسم اشارہ بعید کا قریب کیلئے زیادہ بولا جاتا ہے بنسبت اس کے کہ قریب کا اشارہ بول کر بعید مراد لیا جائے۔ یعنی ذٰلِکَ بول کر ھٰذَا مراد لینا ہے لیکن ھٰذَا بول کر ذٰلِکَ مراد لینا نہیں ہے۔
قریب کا بول کر بعید مراد لینا قلیل ہے۔ قرآن میں مثال نہیں ہے کہ اشارہ قریب بول کر بعید مراد لی گئی ہو لیکن احادیث میں مثالیں ملتی ہیں۔

Summary: Two reasons for using إِسم إِشارہ لِلبِعید in place of إِسم إِشارہ لِلقَرِیب are:
1. Express honor 2. The thing pointed at has already been mentioned.
(Caution in Aqeeda: When we mention the thing is far or near, we mean it is for humans. As far as Allah SWT is concerned, everything is equal for Him.)
Also feminine demonstrative pronoun is used for masculine gender. e.g. Surah Shua'ra:2.
ھٰذَاالکِتاب: When in the Quran إِسم إِشارہ لِلقَرِیب is used for the Quran, then rhetorically it signifies that this Quran is near you, with you, you can listen to it, can recite it, can save it in your hearts. It is easily reachable. Man can obtain guidance from it.Surah AlIsra:9.
ذٰلِكَ الکِتاب: Where إِسم إِشارہ لِلبِعید is used it denotes its elevated position, that it is not the speech of the one created, it is not the speech of humans as stated by the disbelievers. It is to show honor and reverence. e.g. لِتعظیم: surah Al Sajdah:6 Allah SWT has used ذٰلِکَ for reverence for Himself.
لِتقدّم ذکرہ : When the pointed at has already been mentioned before then إِشارہ لِلبِعید though the thing is near.
So both إِشارہ لِلقَرِیب and إِشارہ لِلبِعید can be used for reverence. The style of expression decides which of the two is suitable where.

اسم اشارہ حقارت کیلئے: کبھی کبھی اسم اشارہ تحقیر کیلئے بھی آجاتے ہیں۔ تحقیر کیلئے جب اسم اشارہ قریب ہے تو گویا کہ بہت زیادہ تحقیر مراد ہے۔ مشارٌ الیہ کا مرتبہ بہت نیچا ہے۔ اور اگر بعید کیلئے اشارہ ہے تو گویا کہ وہ عزت واحترام سے بہت دور ہے۔

﴿وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَھٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ﴾ (سورۃ الانبیاء : 36)

''اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو بس مذاق ہی اڑاتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی وہ شخص ہو جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتا ہے؟

"یہاں "هَذا ٱلَّذِی**" میں کفار اپنی طرف سے حقارت چاہتے تھے عظمت مقصود نہیں ہے۔**

) **''یہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے''۔**2﴿فَذَٰلِكَ ٱلَّذِي يَدُعُّ ٱلۡيَتِيمَ﴾ (سوره الماعون:

سورۃ الماعون **میں** " فَذٰلِکَ ٱلَّذِی" **یہاں بھی حقارت مقصود ہے۔**

خلاصہ: اسم اشارہ قریب یا بعید دونوں عربی میں کبھی تعظیم کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور کبھی حقارت کیلئے استعمال ہوتے ہیں اس کا سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے۔

اسم الضمیرغائب **اسم اشارہ کی جگہ: کبھی اسم ضمیر غائب اسم اشارہ کی جگہ تعظیم کے لئے استعمال ہو رہی ہوتی ہے۔**

﴿ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَـٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ﴾ (سورة آل عمران : 37)

''اور پوچھتے "مریم! یہ تجھے کہاں سے ملا؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے

یہاں زکریا علیہ السلام نے اسم اشارہ "هٰذا**" استعمال کیا مگر حضرت مریم علیہ السلام نے اسم اشارہ کی جگہ "** هُو**" ضمیر استعمال کی اس کی وجہ بھی تعظیم تھی۔**

Here though هَذا occurs in two places, one is for إشارہ قَرِیب and the other is for بَعِید.

إسم إشارہ for contempt: Sometimes the demonstrative pronoun is used to show contempt. إسم إشارہ لِلقرِیب denotes that the person pointed at is of very low category. إسم إشارہ لِلبعِید shows that the person is far away from dignity and honor. e.g. Surah AlAnbiya:36, Surah AlMa'un:2.

In Arabic إسم إشارہ is used to express both reverence as well as contempt. We know it from the context.